ایک اہم مراسلہ

از جناب پروفیسر سید محمد سلیم صدر تنظیم اساتذہ پاکستان

مئی کے شمارہ میں اشارات کے ذیل میں آپ نے موجودہ تعلیمی حالت کا جو نقشہ کھینچا ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ آپ کے الفاظ میں گھر بیٹھے مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کو "بپتسمہ" دیا جا رہا ہے۔

لندن یونیورسٹی کے "O" لیول کے امتحان کا ایک پرچہ ملاحظہ کے لیے پیش خدمت ہے۔ یہ جنوری ۱۹۸۸ء کا پرچہ ہے۔ یہ ترجمہ کا پرچہ ہے مگر ذرا دیکھیے کس امر کی تعلیم مسلمان لڑکیوں کو دی جا رہی ہے۔ واضح رہے کہ سارے ہی مشنری اسکول اور انگلش میڈیم اسکول لندن یونیورسٹی سے الحاق رکھتے ہیں۔ پرچے کا اقتباس درج ذیل ہے۔

Urdu
748

UNIVERSITY OF LONDON
SCHOOL EXAMINATIONS BOARD

General Certificate of Education Examination

JANUARY 1988 — ORDINARY LEVEL

Subject Title	Urdu
Subject Code No.	748

Three Hours

Answer ALL FOUR questions.

You are reminded of the necessity for good English and orderly presentation in your answers

1. Translate into English.

A lonely girl's problems

میری عمر [illegible] سال ہے۔ میں اپنے والدین کی اکلوتی اولاد ہوں۔ میرے ڈیڈی کا لمبا چوڑا کاروبار ہے۔ وہ اس سلسلے میں اکثر ملک سے باہر رہتے ہیں۔

میں اور امّی یہاں تقریباً اکیلی رہتی ہیں۔ میری امّی ڈاکٹر ہیں، اور وہ بھی کافی مصروف رہتی ہیں۔ میری مشکل یہ ہے کہ میں نے جب کبھی امّی سے کوئی بات کرنا چاہی تو وہ آگے سے بگڑ کر جواب دیتی ہیں۔ میری ایسی کوئی دوست نہیں جس سے دل کی بات کر سکوں۔ میری دوستی ایک لڑکے سے تھی، وہ کبھی کبھار مل لیتا یا فون کر لیتا تھا، مگر امّی کو پسند نہ تھا۔ میں نے اس سے قطع تعلق کر لیا۔ مگر امّی کو جیسے مجھ پر اعتبار نہیں۔ مجھے کہیں جانے کی اجازت نہیں۔ آخر میں بھی انسان ہوں، کوئی بہن بھائی نہیں۔ ماں باپ اپنی دُنیا میں مگن ہیں۔ آخر میں کیا کروں۔ کبھی تو جی چاہتا ہے کہ خودکشی کر لوں۔

What she should do

اب ایسی بھی کوئی مصیبت نہیں آپڑی۔ نوعمر لڑکے لڑکیوں پر ایسا دور آیا ہی کرتا ہے۔ کبھی اس پر اعتماد کرنا، اسے اپنا رازدار بنانا، دل کی بات کہنا، یہ سب جذباتی ضرورتیں ہیں۔ ظاہر ہے آپ کے ڈیڈی یہ نہیں کر سکتے۔ وہ زیادہ سے زیادہ یہ کریں گے کہ آپ کی خواہش پر آپ کو تحفہ لے دیں گے۔ آپ کو کسی روز گھمانے لے جائیں گے۔

آپ کی والدہ کی مصروفیات بھی سمجھ میں آتی ہیں۔ بلکہ شکر کیجیے کہ وہ مصروف ہیں۔ ورنہ اس گھر میں ایک نہیں دو دو اکیلے ہوتے۔ اپنی اپنی دُنیا میں کڑھنے والے۔

اپنی امّی کے قریب ہونے کی کوشش کیجیے۔ وہ گھر آئیں تو اُن سے بات کیا کیجیے۔ انہوں نے سارا دن کیسے گذارا۔ کیا ہوا۔ ایسے جیسے ”دوست“ آپس میں گفتگو کرتے ہیں۔ اس طرح وہ بھی جانیں گی کہ بیٹی اب بڑی ہو گئی ہے۔

(30 marks)

2. Translate into Urdu:

Her mother was telling us all about her first days in England when she lived above a shop. 'I never went out of the house while my husband was at work. If I needed any food during the daytime, I would just run downstairs to the shop and get what I wanted. But of course one needs other things for the family besides groceries. So one day my husband told me to

come along with him, so that I could see how to do the shopping. First we went to buy the children some warm coats, because the clothes we had brought from Pakistan were too light. Next we went to Woolworth's, I remember, then we went to a supermarket. I was amazed to see such a huge shop, which was quite different from the bazaars where I used to shop in Pakistan. Later I went once or twice more with my husband, and then I felt confident enough to go out alone.' [1]

(25 marks)

---

3. Translate into Urdu:

   (*a*) I was thinking to myself that you wouldn't be able to come

   (*b*) My friend asked the waiter to bring us two cups of coffee.

   (*c*) She waited for the bus until it started to get dark.

   (*d*) Suddenly they got up and left without saying goodbye.

   (*e*) If he had really been tired, he would have gone to sleep

(15 marks)

---

4. Write in Urdu an essay of about 170 words on *one* of the following subjects. (Material much in excess of the stated limit will be ignored in the marking.)

   (*a*) Going to a party.

   (*b*) Moving house.

   (*c*) The Asians in Britain

(30 marks)

HSE 86/4652 4/10/1010
© 1988 University of London

[1] اس عبارت کا اُردو ترجمہ درج ذیل ہے:

"اس کی ماں برطانیہ میں اپنے قیام کے ابتدائی ایام کے بارے میں سب کچھ بتا رہی تھی جب کہ اس کا قیام ایک دکان کے اُوپر مکان میں تھا۔ جب میرے شوہر مصروف ہوتے تو میں گھر سے باہر نہ نکلتی۔ دن کے دوران اگر مجھے کھانے پینے کی کوئی چیز مطلوب ہوتی تو میں سیڑھیوں سے اُتر کر نیچے دکان سے حاصل کر لیتی۔ لیکن گھر کے لیے دال روٹی کے علاوہ اور چیزوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک روز میرے شوہر نے مجھے اپنے ساتھ چلنے کو کہا تاکہ میں شاپنگ کرنا سیکھ سکوں۔ پہلے ہم نے اپنے بچوں کے لیے کپڑے خریدے۔ کیونکہ جو کپڑے ہم پاکستان سے لائے تھے وہ بہت ہلکے تھے۔ اس کے بعد ہم وُول ورتھ گئے اور مجھے یاد ہے کہ ایک سپر مارکیٹ میں چلے گئے میں ایک بہت بڑی دکان دیکھ کر حیران رہ گئی جو ان دکانوں اور بازاروں سے بالکل مختلف تھی جن کا مشاہدہ ہم پاکستان میں کر چکے تھے۔ اس کے بعد بھی ایک دو مرتبہ میں اپنے شوہر کے ساتھ وہاں جاتی رہی مگر پھر مجھ میں اعتماد پیدا ہو گیا اور میں تنہا بازار جانے لگی"